حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہ ماننے والے

اور "پیغام صلح"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں اپنے ہر نوع کے منکرین کا ذکر نہایت شرح وبسط کے ساتھ فرما دیا ہے۔ مگر غیر مبائعین اپنے پہلو کی کمزوری محسوس کرتے ہوئے اس ضمن میں بعض دفعہ ایسا طریق اختیار کر لیتے ہیں جو نہایت افسوسناک ہوتا ہے۔ کبھی تو وہ کوئی حوالہ نقل کرتے ہوئے اگلی پچھلی عبارت حذف کر دیتے ہیں۔ اور کبھی اس کا مفہوم ایسے رنگ میں بیان کرتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کے صریح خلاف ہوتا ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

اخبار "پیغام صلح" ۳۰ اپریل میں ایک مضمون بعنوان "میاں محمود احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کے نقش قدم پر" شائع ہوا ہے جس میں حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۸ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ نقل کئے گئے ہیں کہ "ڈاکٹر عبدالحکیم خان اپنے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ میں میرے پر یہ الزام لگاتا ہے۔ کہ گویا میں نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائے گا۔ گو وہ میرے نام سے بھی بے خبر ہوگا۔ اور گو وہ ایسے ملک میں ہوگا۔ جہاں تک میری دعوت نہیں پہنچی تب بھی وہ کافر ہو جائے گا۔ اور دوزخ میں پڑے گا۔ یہ ڈاکٹر مذکور کا سراسر افترا ہے۔ میں نے کسی کتاب یا کسی اشتہار میں ایسا نہیں لکھا۔ اس پر فرض ہے۔ کہ وہ ایسی کوئی میری کتاب پیش کرے۔ جس میں یہ لکھا ہے۔"

پھر ان الفاظ سے یہ استدلال کیا گیا ہے۔ کہ:۔

"اس ارشاد میں حضرت مسیح موعودؑ نے جس بات کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرتد کا "الزام" اور "سراسر افترا" قرار دیا ہے وہی آج میاں محمود احمد صاحب کے مونہہ سے نکل رہی ہے۔ ملاحظہ ہوں میاں صاحب کے الفاظ:۔ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کا نام بھی نہ سنا ہو۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں۔ کہ میرے یہ عقائد ہیں۔" (آئینۂ صداقت صفحہ ۳۵)
ان الفاظ کے ہوتے ہوئے کیا ایک حق پسند۔ اور منصف مزاج یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میاں محمود احمد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے نقش قدم پر چل رہے ہیں؟"

یہ استدلال جو "پیغام صلح" نے کیا۔ ایسا رکیک ہے۔ کہ حیرت ہوتی ہے۔ اس نے عبدالحکیم سے مماثلت کا ثبوت کس طرح دے دیا۔ کیونکہ عبدالحکیم کے جس اعتراض کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "الزام" اور "سراسر افترا" قرار دیا ہے وہ یہ نہیں۔ کہ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سنا ہو۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" بلکہ اس کا "افترا" یہ تھا۔ کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کسی کتاب میں یہ لکھا ہے۔ کہ "جو شخص میرے پر ایمان نہیں لائے گا۔ گو وہ میرے نام سے بھی بے خبر ہوگا۔ اور گو وہ ایسے ملک میں ہوگا۔ جہاں تک میری دعوت نہیں پہونچی۔ تب بھی وہ کافر ہو جائیگا اور دوزخ میں پڑے گا۔"

غرض اس کا افترا یہ تھا۔ کہ ایسے تمام لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام بھی نہیں سُنا وہ آپ کے نزدیک نہ صرف کافر ہیں بلکہ دوزخی اور قابل مواخذہ ہیں۔ مگر کیا غیر مبائعین بتا سکتے ہیں۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی کہیں یہ لکھا ہے۔ کہ ایسے تمام لوگ دوزخی اور قابل مواخذہ ہونگے۔ اگر نہیں۔ تو ان کی یہ بیان کردہ مماثلت کس طرح صحیح ہو سکتی ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا جو عقیدہ ہے۔ اور جو "پیغام صلح" نے بھی نقل کیا وہ صرف یہ ہے۔ کہ "کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے۔ خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہ سُنا ہو۔ وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔" اس میں یہ کہیں ذکر نہیں۔ کہ وہ ضرور دوزخی بھی ہیں۔ اور خدا ان سے قیامت کے دن مواخذہ بھی کرے گا۔ بلکہ محض نام کے لحاظ سے ان کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا ذکر ہے۔ اور یہ وُہی عقیدہ ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ بلکہ حقیقۃ الوحی کے انہی صفحوں میں اس کا ذکر ہے۔ جن کا حوالہ "پیغام صلح" نے دیا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"... یہ جو شخص بکلی نام سے بھی بے خبر ہے اس پر مواخذہ کیونکر ہو سکتا ہے۔ ہاں میں یہ کہتا ہوں۔ کہ چونکہ میں مسیح موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں۔ پس جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور میرے دعوے پر وہ اطلاع پا چکا ہے۔ وُہ قابلِ مواخذہ ہوگا۔ کیونکہ خدا کے فرستادوں سے مونہہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے۔ کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو . . . . اور اتمام حجت کا علم محض خدا تعالےٰ کو ہے۔ ہاں عقل اس بات کو چاہتی ہے۔ کہ چونکہ لوگ مختلف استعداد اور مختلف فہم پر مجبول ہیں۔ اس لئے اتمام حجت بھی صرف ایک ہی طرز سے نہیں ہوگا۔ پس جو لوگ بوجہ علمی استعداد کے خدا کے براہین اور نشانوں اور دین کی خوبیوں کو بہت آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔ اور شناخت کر سکتے ہیں۔ وُہ اگر خدا کے رسول سے انکار کریں۔ تو وُہ کفر کے درجہ اول پر ہوں گے۔ اور جو لوگ اس قدر فہم اور علم نہیں رکھتے۔ مگر خدا کے نزدیک ان پر بھی ان کے فہم کے مطابق حجت پوری ہو چکی ہے۔ ان سے بھی رسول کے انکار کا مواخذہ ہوگا۔ مگر بہ نسبت پہلے منکرین کے کم۔ بہرحال کسی کے کفر اور اس پر اتمام حجت کے بارے میں فرد فرد کا حال دریافت کرنا ہمارا کام نہیں ہے یہ اس کا کام ہے جو عالم الغیب ہے۔ ہم اس قدر کہہ سکتے ہیں۔ کہ خدا کے نزدیک جس پر اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور خدا کے نزدیک جو منکر ٹھہر چکا ہے۔ وُہ مواخذہ کے لائق ہوگا۔ ہاں چونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اس لئے ہم منکرین کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ وُہ مواخذہ سے بری ہے۔ اور کافر منکر کو ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے۔ اور کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے۔ اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وُہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دو قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸ و صفحہ ۱۷۹)

پھر فرماتے ہیں:-

"جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن مواخذہ کے لائق ہوگا۔ اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وُہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے (جس کی بناء ظاہر پر ہے) اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اسکو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وُہ خدا کے نزدیک بموجب آیت لا یکلف اللّٰہ نفساً الا وسعھا قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۸۰)

گویا جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر ٹھہراتا ہے۔ وہ تو کافر ہے ہی۔ لیکن جو کافر تو نہیں ٹھہراتا مگر آپ پر ایمان بھی نہیں لاتا۔ خواہ اس کی وجہ کوئی ہو وُہ بھی کافر ہے کیونکہ شریعت کی بنیاد ظاہر پر ہے۔ اور وُہ ماننے والوں میں شامل نہیں۔ اس لئے ہم باتباع شریعت اسے مومن نہیں کہہ سکتے۔

غرض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے جو کچھ فرمایا وہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے۔ پیغام صلح نے محض اس مضمون کی نقل اتارتے ہوئے جس میں مولوی محمد علی صاحب کو ڈاکٹر عبد الحکیم کے نقش قدم پر ثابت کیا گیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کے سیاق و سباق کو چھوڑ کر اس کا غلط مفہوم پیش کر دیا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے متعلق آج ۹ ½ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب حضور کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو نزلہ اور گلے کی تکلیف کی شکایت ہے دعائے صحت کیجائے

سیدہ ام طاہر احمد حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے فرمایا ہے۔ کہ ان کا صاحبزادہ مرزا منور احمد میڈیکل سیکنڈ پروفیشنل ایم۔بی۔بی ایس کے امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ اسکی کامیابی کیلئے دعا کیجائے

آج حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے محلہ دارالانوار میں ملک عمر علی صاحب بی۔ اے اور خان بہادر جناب چودھری ابوالہاشم خانصاحب کے مکانات کی اور محلہ دارالبرکات میں ڈاکٹر احمدی صاحب آف افریقہ کے مکان کی بنیادی اینٹ رکھی اور دُعا فرمائی۔

ڈاکٹر ظفر حسن صاحب کا لڑکا ملک حبیب حسن سخت بیمار ہے۔ عنقریب اس کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اپریشن کامیاب ہو۔ اور خدا تعالےٰ صحت بخشے۔

مرحومین جن کا جنازہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے پڑھایا

قادیان ۳ ماہ ہجرت۔ آج بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۱) مولوی شیر علی صاحب کے چچا زاد بھائی منشی تصدق حسین صاحب جو قدیم صحابہ میں سے تھے موضع ہوجھن ضلع شاہپور میں فوت ہو گئے۔ وہاں صرف دو اشخاص نے جنازہ پڑھا۔

(۲) میاں خوشی محمد صاحب کشمیری چک ۴۶ بغیر جنازہ پڑھے دفن کئے گئے۔ اس لئے کہ قرب و جوار میں کوئی احمدی نہیں تھا۔

(۳) مولا بخش صاحب چنیوٹ لکھتے ہیں۔ کہ ان کی لڑکی بعمر پندرہ سال فوت ہو گئی بہت نیک اور دین کی شائق تھی۔ جنازہ تھوڑے آدمیوں نے پڑھا۔

(۴) مولوی یحیی الدین صاحب کوہاٹ لکھتے ہیں۔ ان کا لڑکا حبیب الرحمٰن بعمر قریباً ۲۲ سال فوت ہو گیا۔ صرف اس کے دو تین بھائیوں نے جنازہ پڑھا۔

(۵) مولوی نور الحق صاحب مجاہد تحریک جدید لکھتے ہیں۔ کہ ان کے دادا کے بھائی مرزا محمد علی صاحب سکنہ جوڑہ کرنانہ جو صحابی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ ایک دو اشخاص نے جنازہ پڑھا۔

(۶) بابا فضل محمد صاحب محلہ دار الفضل قادیان نے بیان کیا۔ کہ عیدا صاحب موضع ہرسیاں کا جنازہ ۴-۵ اشخاص نے پڑھا۔

احمدیہ کیلنڈر ۱۳۱۹ ہجری شمسی

نظارت دعوۃ و تبلیغ کے صیغہ نشر و اشاعت نے نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب احمدیہ کیلنڈر اعلیٰ آرٹ پیپر پر شائع کر کے احباب جماعت کے لئے سنہ ہجری شمسی سنہ ہجری قمری اور سنہ عیسوی کی تاریخیں معلوم کرنے میں بے حد آسانی پیدا کر دی ہے۔ کیلنڈر کا سائز ۱۸×۲۲ ہے۔ درمیان میں احمدیہ جھنڈا نہایت خوبصورت نظر آتا ہے۔ سبز رنگ میں اسلامی تعطیلات کی تاریخیں سرخ رنگ میں سرکاری تعطیلیں اور سیاہ رنگ میں عام تاریخیں درج کی گئی ہیں۔

چونکہ ضروری ہے کہ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اپنی خط و کتابت اور دوسری یادداشتوں میں

تاریخ اسلام

حضرت عثمانؓ کا والیانِ صُوبجات کو مراسلہ

اور

حاجیوں کے نام ایک دردناک خط

اہلِ مدینہ پر مفسدین کے مظالم جب حد سے بڑھ گئے۔ اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یہ محسُوس ہونے لگا۔ کہ یہ لوگ سختی کے بغیر اپنے ناپاک عزائم سے باز آنے والے نہیں۔ تو آپ نے تمام صوبجات کے اسلامی والیان کے نام ایک خط تحریر فرمایا۔ جس کا مفہوم یہ تھا۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بغیر میری خواہش اور درخواست کے مجھے ان لوگوں میں شامل کیا گیا۔ جن کے سپُرد خلیفہ کو منتخب کرنے کا اہم کام تھا۔ اور پھر بغیر میری کسی خواہش یا درخواست کے مجھے خلیفہ منتخب کیا گیا۔ میں اس دوران میں وُہی کچھ کرتا رہا۔ جو مجھ سے پہلے خلفا کیا کرتے تھے۔ اور میں نے کسی بدعت یا ضلالت کے راستہ پر قدم نہیں مارا۔ مگر بعض لوگ جو فتنہ پرداز ہیں۔ انہوں نے میرے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ اور مجھ پر جھُوٹے الزامات لگائے۔ میں حالات سے واقف ہونے کے باوجُود نرمی سے کام لیتا رہا۔ اور خیال کرتا رہا۔ کہ شائد یہ لوگ راہِ راست پر آجائیں مگر انہوں نے میرے عفو اور نرمی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہُوئے کفار کی طرح مدینہ پر حملہ کر دیا۔ اب اگر آپ لوگ کچھ مدد کر سکتے ہوں۔ تو اس کا انتظام کریں؛

اس کے ساتھ ہی حضرت عثمانؓ نے ایک اور خط حج پر جمع ہونے والے حاجیوں کے نام لکھا۔ جس میں آپ نے تحریر فرمایا۔ کہ اس وقت بعض لوگ اسلام اور مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ ان نادانوں نے اس اتحاد اور اتفاق کی کوئی قدر نہیں کی۔ جو اسلام کی وجہ سے مُسلمانوں میں قائم ہُوا۔ اور نہ انہوں نے اس امر کو مدنظر رکھا۔ کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ جیسا کہ وُہ فرماتا ہے :- وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم۔ ان لوگوں نے ہر اُس الزام کو درست تسلیم کیا۔ جو مجھ پر لگایا گیا۔ اور قرآن کریم کے اس حکم کو بالکل نظر انداز کر دیا۔ کہ یا ایھا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنباءٍ فتبیّنوا۔ اے ایمان والو۔ اگر تمہارے پاس کوئی فاسق کسی قسم کی خبر بھی لے کر آئے۔ تو تم اندھا دُھند اسے تسلیم نہ کر لیا کرو۔ بلکہ پہلے اس کے متعلق تحقیق کر لیا کرو۔ کہ وُہ درست ہے۔ یا نہیں۔ اسی طرح انہوں نے میری بیعت کا کوئی احترام نہیں کیا۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت فرماتا ہے۔ کہ انّ الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ وُہ لوگ جو تیری بیعت کرتے ہیں۔ وُہ خدا کی بیعت کرتے ہیں۔ اور میں رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نائب ہُوں دُنیا میں کوئی قوم بغیر کسی سردار کے ترقی نہیں کر سکتی۔ مگر یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ امتِ اسلامیہ کو تباہ کر دیں۔ انہوں نے مجھ سے بعض والیوں کے بدلنے کی خواہش کی تھی۔ جسے میں نے منظُور کر لیا۔ مگر اس پر بھی یہ لوگ شرارت سے باز نہ آئے۔ اب یہ مجھ سے تین باتوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اوّل یہ کہ جن لوگوں کو میرے عہد میں سزا ملی ہے اُن سب کا مجھ سے قصاص لیا جائے اگر مجھے یہ منظور نہ ہو۔ تو میں خلافت سے دست بردار ہو جاؤں۔ اگر میں خلافت سے دست بردار نہ ہوں۔ تو یہ لوگ مجھے دھمکی دیتے ہیں۔ کہ اس صورت میں وُہ اپنے تمام ہم خیال لوگوں سے مطالبہ کریں گے۔ کہ وُہ میری اطاعت سے الگ ہو جائیں۔

پہلی بات کا جواب تو یہ ہے۔ کہ مجھ سے پہلے خلفاء سے جب اس رنگ میں کبھی قصاص نہیں لیا گیا۔ تو مجھ پر اس قدر سزائیں اکٹھی جاری کرنے کا سوائے اس کے کیا مطلب ہو سکتا ہے۔ کہ مجھے مار ڈالا جائے۔ خلافت سے دست برداری کے مطالبہ کے متعلق میرا جواب یہ ہے۔ کہ اگر یہ لوگ مجھے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دیں تو بھی میں خلافت سے دست بردار نہیں ہو سکتا؛

رہی یہ بات کہ پھر یہ لوگ اپنے ہم خیالوں کو میری اطاعت سے منحرف کر دیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جب ان لوگوں نے میری بیعت کی تھی۔ تو اس وقت بھی میں نے اُن پر کوئی جبر نہیں کیا تھا۔ اب اگر وُہ اپنے اس عہد کو توڑ دیں۔ تو گو اُن کے اس فعل کو نہ میں پسند کروں گا۔ اور نہ خدا پسند کرے گا۔ مگر بہرحال وُہ آزاد ہیں۔ اور انہیں اختیار ہے۔ کہ وُہ جو چاہیں۔ کریں؛

مفسدین کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ان خطوط کا جب علم ہُوا۔ تو وُہ اور بھی زیادہ سختی کرنے لگ گئے۔ اور اس بات کا موقعہ تلاش کرنے لگے۔ کہ کسی طرح لڑائی چھیڑی جائے اور حضرت عثمان رضؓ کو قتل کر دیں۔ حضرت عثمان رضؓ ان کے لیئے شرارت کا کوئی موقعہ پیدا نہیں ہونے دیتے تھے۔ آخر تنگ آکر انہوں نے یہ سوچا۔ کہ حضرت عثمانؓ کے گھر میں پتھر پھینکے جائیں۔ چنانچہ جب رات کو لوگ سو جاتے۔ تو وہ حضرت عثمان رضؓ کے گھر میں پتھر پھینکتے۔ تاکہ جوش میں آکر گھر والے بھی پتھر پھینکیں۔ اور انہیں لوگوں میں یہ کہنے کا موقعہ مل جائے۔ کہ چونکہ انہوں نے ہم پر پہلے حملہ کیا تھا۔ اس لیئے ہم جواب دینے پر مجبُور تھے۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام گھر والوں کو کسی قسم کا جواب دینے سے روک دیا ایک دن آپ خود دیوار کے پاس تشریف لائے۔ اور پتھر پھینکنے والوں سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ میں تو تمہارے نزدیک گنہگار ہُوں ہی لیکن ان دوسرے لوگوں نے کیا قصور کیا ہے۔ کہ تم انہیں بھی پتھروں کا نشانہ بنا رہے ہو انہوں نے جھُوٹ سے کام لیتے ہُوئے انکار کر دیا۔ اور کہا۔ ہم پتھر نہیں پھینکتے۔ اور جب حضرت عثمان نے فرمایا۔ اگر تم پتھر نہیں پھینکتے تو کون پھینکتا ہے۔ تو انہوں نے نہایت ڈھٹائی سے کہدیا۔ کہ خدا پھینکتا ہوگا حضرت عثمان نے فرمایا۔ تم جھوٹ بولتے ہو۔ خدا کا کوئی پتھر نشانہ پر لگے بغیر نہیں رہتا۔ مگر تمہارے پتھر تو ادھر اُدھر بھی جا پڑتے ہیں۔ یہ فرما کر آپ وہاں سے ہٹ گئے؛

مفسدین کا جتھہ گو مضبوط تھا۔ مگر صحابہ رضؓ اپنے اس فرض سے غافل نہ تھے۔ جو حفاظت اسلام کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتا تھا۔ انہوں نے اپنے آپ کو دو حصوں میں تقسیم کر لیا۔ ایک حصہ تو وُہ تھا۔ جو سن رسیدہ اصحاب پر مشتمل تھا اور ان کا کام یہ تھا۔ کہ وُہ اپنے اوقات لوگوں کو سمجھانے میں صرف کرتے۔ دوسرے گروہ میں وُہ نوجوان تھے۔ جو حضرت عثمانؓ کی حفاظت کی کوشش میں لگے رہتے۔ مؤخرالذکر گروہ جو نوجوانوں پر مشتمل تھا۔ اس نے ایک ایک دو دو کر کے حضرت عثمانؓ یا آپ کے ہمسایہ گھروں میں جمع ہونا شروع کر دیا۔ اور یہ پختہ ارادہ کر لیا کہ ہم اپنی جانیں دیدیں گے۔ مگر حضرت عثمان کی عزت اور ان کی جان پر کوئی آنچ نہ آنے دیں گے۔ یہ لوگ دن رات حضرت عثمان کے مکان کی حفاظت کرتے اور کوشش کرتے کہ کوئی دُشمن آپ کے مکان میں داخل نہ ہونے پائے؛

اسلام کا پیشکردہ نظامِ حکومت ہی دنیا میں امن قائم کرسکتا ہے

دنیا میں حکومت کے دو حصے ہیں ایک تنفیذی (executive) اور دوسرا تشکیلی (legislature) اور گزشتہ اشاعت میں یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ اس وقت دنیا میں جو بدامنی اور فساد ہو رہے ہیں۔ وہ حکومت کی تشکیل کے بارہ میں اختلاف کا نتیجہ ہیں۔ جو پارٹی برسرِ اقتدار ہوتی ہے وہ تشکیل حکومت اپنے خیالات اور رجحانات کے مطابق کرنا چاہتی ہے اور چونکہ انسان کے آراء و افکار میں اختلاف ایک طبعی امر ہے۔ اس لئے لازمی طور پر اس کا مخالف عنصر اس کی تخریب کے درپے ہو جاتا ہے۔

اور دنیا کا کوئی مذہب نہیں جس نے فساد کی اس جڑ کو کاٹا ہو۔ مگر اسلام کے سوا باقی جتنے مذاہب ہیں وہ اپنی تلقینات کو دینی اور روحانی حدود تک محدود رکھتے ہیں۔ یا زیادہ سے زیادہ بعض بین الملی تمدنی باتوں میں دخل دیتے ہیں۔ مگر ان میں سے کوئی ایسا نہیں۔ جو بین الاقوامی اور ملکی انتظام کے لئے ایک ایسا مکمل ضابطہ اور آئین پیش کرے جس میں کسی کو اختلاف کی گنجائش ہی نہ ہو۔ اور جس پر عمل کرنا ہر پیرو مذہب کا ضروری فرض اور اس کے لئے نجات کا موجب قرار دیا گیا ہو۔ اور جو تمام تمدنی اقتصادی۔ اخلاقی اور بین الاقوامی ضروریات کے لئے ہدایات پیش کرتا ہو۔ یہ خصوصیت صرف اسلام ہی میں ہے۔ اور اس لئے بلاخوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ جب تک دنیا کے نظام حکومت کی تشکیل میں اسلام کا رنگ نہیں پیدا ہوگا۔ دنیا امن و امان کا مونہہ نہیں دیکھ سکتی۔

اسلام نے اپنے متبعین کے لئے اس امر پر لڑنے جھگڑنے کی کوئی گنجائش نہیں رہنے دی۔ کہ اسلامی حکومت میں غرباء کی پرورش کا انتظام کس طرح کیا جائے اور امراء پر ان کے حقوق کی تعیین کیا ہو وہاں کسی ایسی پارلیمنٹ کی ضرورت نہیں جو اس امر کا فیصلہ کرے۔ کہ شراب کا استعمال ممنوع ہونا چاہیئے یا نہیں۔ نہ کسی ایسے بل کے پیش کرنے اور اس پر لمبی چوڑی بحثوں کی ضرورت ہے۔ کہ زمینداروں اور کسانوں سے حکومت کس شرح اور کس حساب سے لگان یا مالیہ لے۔ اور نہ یہ کہ آمدنی پر ٹیکس کی شرح کیا ہو۔ وہاں اس امر پر بھی بحث کی کوئی گنجائش نہیں۔ کہ قرضوں پر منافع کی کوئی شرح مقرر ہو یا نہ ہو۔ اور قرضخواہ یا مقروض کے حقوق کی تفصیل کیا ہو تجارت اور باہمی لین دین کے لئے آئین و ضوابط کی ترتیب و تدوین کے لئے بھی وہ کسی مجلس یا پارلیمنٹ کے غور و فکر کا محتاج نہیں۔ عورتوں کے حقوق معین کرنے کے لئے نمائندوں کو کسی دردسری میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ وراثت کے قوانین اور اس کی تقسیم کے اصول وغیرہ مقرر کرنے کے لئے کسی کو پریشان ہونے کی حاجت نہیں۔ مختلف طبقات کے اقتصادی تعلقات جو فی زمانہ دنیا میں بہت سے فسادات کا موجب ہو رہے ہیں۔ اس نے قطعی طور پر طے کر رکھے ہیں۔ اور ان کے لئے لڑنے جھگڑنے کی کسی کو کوئی ضرورت نہیں۔ وہاں نہ کوئی بل پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی امینڈمنٹ ایکٹ کی۔ نہ کوئی ضابطہ فوجداری مرتب کرنے کی حاجت ہے اور نہ دیوانی آئین۔ نہ کوئی تعزیرات کا مجموعہ درکار ہے۔ اور نہ ان کی تشریحات۔ اس نے دنیا کے سامنے ایک مکمل مفصل جامع اور مانع قانون پیش کر دیا ہے۔ جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں کو کسی مسئلہ کے لئے قانون سازی کی کوئی احتیاج نہیں۔ ہر قانون مقرر شدہ ہے۔ اور اس میں کسی تبدیلی کا کوئی حق کسی کو نہیں۔ وہ جوں کا توں رہے گا۔ اور اس میں کسی رد و بدل کی ضرورت محسوس بھی نہیں ہوگی کیونکہ وہ ایک عالم الغیب اور خالقِ ارض و سماء نے مرتب کیا ہے۔ جو نسلِ انسانی کی قیامت تک پیش آنے والی ضروریات اور حوائج سے پوری طرح آگاہ و باخبر ہے۔ چنانچہ دیکھ لو۔ اب زمانہ میں بھی کہ جو بلحاظ شعور انسانی بلوغت کے کمال و عروج کا زمانہ ہے۔ مختلف ممالک اور مختلف اقوام پھر پھر کر اسلامی قوانین کی طرف ہی آ رہی ہیں۔

پھر اسلام قوم کو انتخابات کے جھمیلوں میں نہیں ڈالتا۔ جو بے شمار فسادات کا موجب ہوتے ہیں۔ اس نے ایک ضابطہ دنیا کے لئے مقرر کر دیا ہے۔ اور اس کی تنفیذ کے لئے سلسلہ خلافت قائم کر دیا ہے۔ ہاں اس لئے کہ انسانی غور و فکر کی طاقت ماؤف و معطل نہ ہو جائے۔ فروعات کو خلیفہ کے اجتہاد پر چھوڑ دیا ہے۔ اس نے کلیات کی تعلیم دے دی ہے۔ اور جزئیات کے لئے اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ اور پھر خلیفہ کو شاورھم فی الامر کا حکم دیا ہے۔ مگر یہ مشاورت کسی انتخابی مخمصے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ بلکہ جو لوگ جماعت میں زیادہ متقی۔ زیادہ پرہیزگار زیادہ معاملہ فہم اور نکتہ رس ہوں۔ جو شعائر اسلامی کے زیادہ پابند ہوں۔ اور تقوے و طہارت نیز خشیت اللہ میں بلند مرتبہ رکھتے ہوں۔ ان کو خلیفہ مشورہ کے لئے طلب کر سکتا ہے۔ اپنے اپنے ہاں کے مشیر مقرر کرنے کا ہر جماعت کو حق ہے۔ لیکن اس انتخاب میں وہ رنگ ہرگز نہیں۔ جو موجودہ زمانہ کی پارلیمنٹوں کے انتخاب کا ہے۔ خلیفہ جن امور میں مناسب سمجھے ان لوگوں سے مشورہ لے سکتا ہے۔ اور ہر شخص کو حق حاصل ہے۔ کہ اپنی اپنی سمجھ اور فکر کے مطابق پیشکردہ مسئلہ کے متعلق اسلامی تعلیم کی تشریح و تفسیر پیش کرے۔ اور اس بارہ میں اپنی ریسرچ اور تحقیقات خلیفہ کے سامنے پیش کرے۔ لیکن کسی صورت میں بھی کسی کو ان اصول و کلیات سے ادھر ادھر ہونے کی اجازت نہیں۔ جو اسلام نے پیش کر دیئے ہیں

مختصر یہ ہے کہ اسلام اور دنیا کے دیگر ادیان میں ایک مابہ الامتیاز یہ ہے کہ اسلام محض چند ایک مذہبی رسوم یا بعض عبادتوں کے مجموعہ کا نام نہیں۔ بلکہ وہ ایک مکمل قانون حیات ہے۔ جو ایک طرف تو ہر شعبہ زندگی کے لئے اصولی قواعد و قوانین پیش کرکے بین الملی اور بین الاقوامی خلفشار اور فسادات کا دروازہ بند کرتا ہے۔ اور دوسری طرف اجتہادات کا دروازہ کھلا چھوڑ کر انسانی غور و فکر کی طاقت کے نشو و نما اور اس کے ذہنی ارتقا کا مکمل انتظام کرتا ہے۔ اور ایسے لوگ جو مشاورت کے لئے جمع کئے جائیں۔ ان کو موجودہ جمہوری نظام کی طرح اپنے ووٹ دہندگان کے سامنے جواب دہ قرار نہیں دیتا۔ بلکہ وہ براہ راست خدا تعالےٰ اور اس کے خلیفہ کے حضور اپنے قول اور اپنے مشورہ کے لئے جواب دہ ہوتے ہیں۔ وہ اس لئے جمع نہیں کئے جاتے۔ کہ اپنے رائے دہندگان کے آراء و افکار پیش کریں۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے پیدا کرنے والے اور خالق و مالک کے منشاء کو جس طرح وہ سمجھتے ہیں پیش کریں۔

افسوس ہے کہ چونکہ عام طور پر مسلمان اسلامی تعلیم سے بے بہرہ اور بے خبر ہیں۔ اس لئے وہ یورپ کے سیاسی نظریات کی طرف زیادہ متوجہ نظر آتے ہیں۔ اور انہیں یہ خیال تک نہیں۔ کہ ان کا مذہب خود ایک مستقل بالذات نظریۂ حیات ہے۔ جو مسلمانوں کو ایک مخصوص نقطۂ خیال کا مالک بنانا چاہتا ہے اور ایک ایسی ذہنیت پیدا کرنا چاہتا ہے جس کے بغیر دنیا میں کبھی امن و امان نہیں ہو سکتا۔ اور جس کے بغیر نسل انسانی کبھی

احباب و عہدہ داران انجمن ہائے احمدیہ زمیندارہ کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

فصل میں اللہ کا حق

ہمارے زمیندار احباب فصل ربیع کاٹ چکے ہیں۔ اور اب غلہ نکال کر اپنے اپنے گھروں میں لے جانے والے ہیں۔ میں اس موقعہ پر زمیندار احباب کو خدا تعالےٰ کے فرمان وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ (پ ۸ ع ۱۷) کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ کہ فصل کے کاٹنے کے وقت ہی اللہ تعالےٰ کا حق ادا کرو۔

پس ہر ایک احمدی زمیندار بھائی کو چاہیئے۔ کہ وہ اللہ تعالےٰ کے اس حکم کی تعمیل میں اپنے ذمہ کے واجب الادا چندہ عام وحصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ غلہ گھر لے جانے سے قبل کھلیانوں پر ہی ادا کردے۔ تا خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے مال میں برکت ڈالی جائے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے۔ کہ جو مال اس کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ اس سے کمی واقع نہیں ہوتی۔ بلکہ مال خرچ کرنا مال کو بڑھانے کا موجب ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے زمینداروں کے مناسب حال مثال دیکر سمجھایا ہے۔ مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِي كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللَّهُ يُضَاعِفُ لِمَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ یعنی مثال ان لوگوں کی جو خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی راہ میں مانند مثال ایک دانے کے ہے۔ کہ جو اگائے سات بالیں۔ اور ہر ایک بال میں سو دانے ہوں۔ اور اللہ بڑھاتا ہے جس کو چاہتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ اور اللہ کشائش والا اور جاننے والا ہے۔

زمینداروں کے لئے اس مثال کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں ہے۔ جبکہ وہ ہر فصل کے موقع پر خدا تعالےٰ کے فضل کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں۔ کہ تھوڑے سے دانے کھیتوں میں ڈال کر سو سو گنا بلکہ اس سے بھی زیادہ گھر میں لاتے ہیں۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالےٰ کی راہ میں دیا ہوا مال ضائع ہو جائے۔ اور اللہ تعالےٰ اپنی سنت قدیمہ کے ماتحت صحیح نیت کے ساتھ انفاق فی سبیل اللہ کرنے والوں کے مالوں میں برکت نہ ڈالے۔ اور آخرت میں اجر عظیم کا وارث نہ بنائے

صحابہؓ کی مثال ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔ انہوں نے جو مالی و جانی قربانیاں کیں۔ کیا اللہ تعالےٰ نے ان کے اجر میں کوئی کمی رہنے دی؟ اور اپنے انعام و اکرام کی بارشیں ان پر نہ برسائیں؟ پس یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ ہم اپنے اخلاص کے ماتحت کوئی قربانی کریں۔ اور خدا تعالےٰ کے حضور اس کی قدر نہ کی جائے۔ ہاں جو لوگ خدا تعالےٰ کی راہ میں مال خرچ کرنا موجب ضیاع سمجھتے ہیں۔ ان کے ساتھ خدا تعالےٰ کا بھی ویسا ہی سلوک ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسے لوگوں کے لئے وہ مال جو بخل کی وجہ سے خرچ نہ کیا گیا ہو۔ خوشحالی اور اطمینان قلبی کا موجب نہیں بن سکتا۔ بلکہ ان کے مال کے ضیاع کی ایسی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جو وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتیں۔ اور وہی مال ان کے لئے وبال جان بن جاتا ہے۔

پس اے میرے عزیزو۔ بھائیو اور بزرگو! اسوقت جبکہ تم سے مالی قربانیوں کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تو تم خدا کے دئیے ہوئے رزق سے اپنے گھروں میں لے جانے سے پہلے کھلیانوں پر ہی اسکا حق ادا کرکے اللہ تعالےٰ کی رضاء و خوشنودی حاصل کرلو۔ تا تمہارے مالوں میں برکت ڈالی جائے۔ اور آخرت میں اجر عظیم کے وارث کئے جاؤ۔

عہدہ داران جماعت سے درخواست

پس جہاں میں نے زمیندار احباب کو توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ کھلیانوں پر ہی اپنا چندہ ادا کردیں۔ وہاں عہدہ داران جماعت سے بھی درخواست ہے۔ کہ وہ احباب سے کھلیانوں پر ہی چندہ کی وصولی کا معقول اور کافی انتظام کریں۔ تا کسی کے لئے یہ عذر نہ ہو۔ کہ ان سے کوئی چندہ وصول کرنے نہیں آیا۔ کیونکہ جب غلہ گھروں میں چلا جاتا ہے۔ اور گھر کی اور ضروریات سامنے آجاتی ہیں تو پھر بعض احباب سے چندہ وصول ہونا مشکل ہو جاتا ہے

میں جانتا ہوں کہ اسوقت اکثر عہدہ داران جماعت خود بھی فصل کے نکالنے اور اس کے اٹھانے میں مصروف ہوں گے۔ اس لئے اگر آپ بوجہ عدیم الفرصتی چندہ کی فراہمی کے لئے کافی وقت نہ دے سکتے ہوں۔ تو مناسب ہوگا کہ جماعت کے مشورہ سے فوراً محصلین کی تعداد کو بڑھا لیا جائے۔ تا بیک وقت کھلیانوں پر ہی تمام دوستوں سے چندہ وصول کیا جاسکے۔

جیسا کہ میں اوپر بیان کرچکا ہوں۔ اس فصل پر چندہ عام وحصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ بھی وصول کرلینا چاہیئے۔ چندہ جلسہ سالانہ کی شرح ایک ماہ کی آمد پر پندرہ فیصدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی منظور فرمودہ ہے۔ اس لئے ہر ایک زمیندار سے اس کی ایک ماہ کی اوسط آمد نکال کر اس پر ۱۵ فیصدی غلہ کی صورت میں چندہ جلسہ سالانہ وصول کیا جائے۔ مثلاً اگر کسی کا غلہ فصل ربیع میں بارہ سو من ہو۔ تو چندہ جلسہ سالانہ اس کے بارھویں حصے یعنی ایک سو من پر پندرہ من لیا جائے۔ چونکہ زمینداروں کی آمد کی دو فصلیں ہوتی ہیں اس لئے اسی طرح فصل خریف کی آمد پر بھی (چندہ عام وغیرہ کے علاوہ) پیداوار کے بارھویں حصہ پر پندرہ فیصدی چندہ وصول کرلینا چاہیئے۔

چونکہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی قرار دیا جاچکا ہے۔ اور بعض احباب اس چندہ کی طرف پوری توجہ نہیں کرتے جس کی وجہ سے چندہ جلسہ سالانہ کی مطلوبہ رقم پوری وصول نہیں ہوتی۔ اور اس طرح صدر انجمن کو چندہ جلسہ سالانہ کی کمی کی وجہ سے زیر بار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے اس چندہ کی وصولی بھی چندہ عام وغیرہ کی طرح پورے اہتمام سے کرنی چاہیئے۔

اس چندہ کو باقاعدگی میں لانے کے لئے ضروری سمجھا گیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص پر جو چندہ جلسہ سالانہ از روئے آمد مقررہ شرح کے حساب سے واجب ہوتا ہے۔ اس کا ریکارڈ مرکز میں بھی رکھا جائے۔ اس غرض کے لئے فارم علیحدہ مطبوعہ تحریک کے ساتھ ارسال خدمت ہوں گے۔ اس کو پر کرکے آخر مئی ۱۹۴۰ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔ تا مرکز نگرانی کرسکے۔ کہ کن سے چندہ جلسہ سالانہ وصول نہیں ہو سکا۔

ضلع گورداسپور کی احمدی جماعتیں

مشاورت ۱۹۳۸ء پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضلع گورداسپور کی انجمنوں سے یہ توقع ظاہر فرمائی تھی کہ اگر ان سے چندہ جلسہ سالانہ میں غلہ وصول کرلیا جائے۔ تو اٹھارہ سو من آٹا جو جلسہ سالانہ پر خرچ ہوتا ہے صرف ضلع گورداسپور کی انجمنوں سے ہی وصول ہو سکتا ہے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے پیش نظر ضلع گورداسپور کی جماعتوں کے احباب اور عہدہ داران کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ چندہ جلسہ سالانہ میں گندم وصول کرکے بجنسہٖ قادیان بھجوا دیں۔

قادیان بھجوانے کے لئے کوشش ایسی ہو۔ کہ بغیر خرچ باربرداری ادا کئے قادیان پہونچ جائے۔ یعنے اپنے احمدیوں کے چھکڑوں وغیرہ پر لاد کر قادیان بھجوایا جائے۔ اگر کوئی مقامی جماعت باربرداری کا خود انتظام نہ کرسکتی ہو۔ تو معمولی کرایہ پر قادیان بھجوانے کا انتظام کیا جائے۔ کرایہ مرکز سے دیا جائے گا۔

اگر کوئی جماعت قادیان سے بہت دور فاصلہ پر ہو۔ اور قادیان غلہ بھجوانے پر کرایہ زیادہ خرچ ہوتا ہو۔ تو غلہ مرکز میں بھجوانے سے قبل نظارت بیت المال سے کرایہ کے متعلق منظوری حاصل کرلی جائے۔ یہ فیصلہ صرف چندہ جلسہ سالانہ کے غلہ کے متعلق ہی ہے۔ باقی چندہ عام وغیرہ کا غلہ اپنے ہاں ہی فروخت کرکے رقم مرکز میں بھجوا دینی چاہیئے۔

ضلع لائل پور اور سرگودہا کی جماعتیں

اسی طرح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ضلع لائل پور اور سرگودہا کی زمیندارہ جماعتوں کے متعلق ارشاد فرمایا تھا۔ کہ ان سے چندہ جلسہ سالانہ میں گھی وصول کیا جائے۔ لیکن گذشتہ سالوں کے تجربہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہ ان ہر دو اضلاع سے گھی خاطر خواہ مقدار میں وصول نہیں ہوتا۔ اور بہت سی جماعتوں کو ان کی معذوریوں کے سبب چندہ جلسہ سالانہ نقدی کی صورت میں ادا کرنے کی اجازت دینی پڑتی ہے۔ اس لئے ان اضلاع کی جماعتوں کو چندہ جلسہ سالانہ میں گھی دینے کی پابندی سے آزاد کیا جاتا ہے۔ یہ جماعتیں بھی آئندہ چندہ جلسہ سالانہ غلہ وغیرہ اجناس کی صورت میں ادا کریں۔ یعنی پہلے جو چندہ جلسہ سالانہ میں گھی منگوایا جاتا رہا ہے۔ اب گھی جلسہ سالانہ پر لانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ چندہ جلسہ سالانہ حسب معمول اجناس وغیرہ کے ذریعہ ادا کر کے اس کی قیمت مرکز میں بھجوائی جائے۔

عہدہ داران جماعت مقامی کو خاص تاکید

چندہ دں میں جس قدر غلہ فراہم ہو۔ اسے بہت جلد فروخت کر کے رقم مرکز میں بھجوا دی جائے۔ نرخ کے گراں ہونے کا ہرگز انتظار نہ کیا جائے۔ اور نہ غلہ کسی کے پاس ادھار فروخت کیا جائے۔

بالآخر میں پھر تاکید کرتا ہوں۔ کہ عہدہ داران جماعت مقامی مذکورہ بالا ہدایات کے ماتحت جلد اپنی اپنی جگہ کام شروع کر دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (ناظر بیت المال)

مولوی محمد علی صاحب کی لنڈن میں ایک نگارش

عنوان بالا سے جناب خان بہادر مولوی غلام حسن صاحب رئیس پشاور کے مضمون کی دوسری قسط اخبار الفضل ۶ ماہ شہادت ۱۳۱۹ ہش میں شائع ہوئی ہے جس میں جناب مولوی صاحب نے صاف تحریر فرمایا۔ کہ:-

"پیشگوئیوں کے متعلق خدائی سنت یہ ہے۔ کہ بسا اوقات ان کی اصل حقیقت ان کے ظہور سے پہلے مستور رہتی ہے۔ بلکہ اکثر اوقات خود ملہم بھی ان کے متعلق تاریکی میں رہتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض اوقات ملہم اپنی کسی پیشگوئی کو حالات کی مشابہت دیکھ کر اپنے اجتہاد سے کسی واقعہ پر چسپاں کر دیتا ہے۔ مگر بعد میں اصل واقعہ کے رونما ہونے پر پتہ لگتا ہے کہ پیشگوئی کا مفہوم کچھ اور تھا"

یہ ایک ایسی واضح حقیقت ہے کہ جو عین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم و اعتقاد کے مطابق ہے۔ لیکن جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اسے تسلیم کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

"اصل کلام الٰہی موجود ہے۔ اس کے پڑھنے والوں کو چاہیئے کہ کسی ایسی تاویل کی پروا نہ کریں۔ جو پیشگوئی کے ظہور سے پہلے کی گئی ہو۔ اور اس کو اجتہادی غلطی سمجھ لیں۔ کیونکہ پیشگوئی کی حقیقی تفسیر کا وہ وقت ہوتا ہے۔ جس وقت میں وہ پیشگوئی ظاہر ہو" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳ حاشیہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم عدل قرار دیا ہے۔ یہ تحریر بالکل صاف اور واضح ہے لیکن غیر مبایعین کے نزدیک اس کی کیا وقعت ہو سکتی ہے۔ جب کہ ان کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ

(۱) "حکم عدل کے یہ معنی نہیں۔ کہ ہر بات اور ہر ایک اسلامی مسئلہ میں آپ حکم ہیں۔ اگر ایسا مانا جائے۔ تو پھر تو امن ہی اٹھ جاتا ہے"

(۲) آپ مامور من اللہ تھے۔ حکم عدل لیکن نہ ان معنوں میں کہ آپ کی ہر بات اس طرح واجب التسلیم ہے۔ جس طرح کہ قرآن کریم کا حکم یا نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ارشادات" (پیغام صلح ۱۲/۱۵ مئی ۱۹۴۰ء)

ان الفاظ کو پڑھ کر سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون کے کیا کہا جا سکتا ہے اگر ہر اسلامی مسئلہ میں خدا تعالیٰ کے مامور۔ حضرت مسیح موعود۔ مہدی معہود اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمائے ہوئے حکم و عدل کی بات واجب التسلیم نہیں ہو سکتی۔ تو اور کس کی ہو سکتی ہے۔ بہرحال غیر مبایعین کا طریق عمل چونکہ یہ ہے کہ جو بات چاہیں قبول کر لیں اور جسے چاہیں رد کر دیں۔ اس لئے بے تکلف ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صریح ارشادات کے خلاف ہوتی ہیں۔

خاکسار: عبد الکریم یوسف زئی۔ از پونچھ

تقرر امیر جماعت احمدیہ کلکتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مقامی جماعت احمدیہ کلکتہ کے لئے مولوی ابو محمد حسام الدین حیدر صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ کو ۲۹ را اپریل ۱۹۴۰ء سے ۳۰ را اپریل ۱۹۴۱ء تک امیر مقرر فرمایا ہے۔ مقامی اور پراونشل انجمن احمدیہ مطلع رہے (ناظر اعلیٰ)

۵ ہجرت کو تحریک جدید کے جلسے کئے جائیں

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تحریک جدید کے جلسوں کے لئے مقرر کردہ تاریخ نزدیک آ رہی ہے۔ ازراہ کرم ۵ ماہ ہجرت کو تمام مجالس اپنے اپنے ہاں ان جلسوں کے انعقاد کا اعلان کریں۔ اور ان کے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کریں۔ جہاں جہاں مجالس قائم نہیں۔ وہاں احباب جماعت براہ مہربانی ایسے جلسے منعقد کریں۔

امید ہے کہ جلسوں کے متعلق جملہ رپورٹیں دوسرے دن ہی بھیج دی جائیں گی۔

خاکسار۔ خلیل احمد جنرل سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

مسافروں اور اسباب کی لاریوں کے متعلق اعلان

صوبائی حاکم باربرداری کو معلوم ہوا ہے۔ کہ مسافروں اور اسباب کی عام گاڑیاں نہایت آزادی کے ساتھ اس خیال سے خریدی یا بنائی جا رہی ہیں۔ کہ ایسی گاڑیوں کو چلانے کے لئے اسی آسانی کے ساتھ پرمٹ مل جائیں گے۔ جیسا کہ پہلے پبلک موٹر گاڑیوں کے لئے لائسنس مل جایا کرتے تھے۔ موٹر گاڑیوں کے نئے قانون کے ماتحت حلقہ وار حکام باربرداری کو اس قسم کی گاڑیوں کے لئے پرمٹ دینے سے پہلے موجودہ سہولتوں کے کافی ہونے اور ان اشخاص کی معروضات کا جو بذریعہ سڑک باربرداری کا انتظام کر رہے ہیں۔ لازمی طور پر خیال رکھنا پڑتا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر تسلیم کیا جاتا ہے۔ گاڑیوں کی موجودہ تعداد پہلے ہی بہت زیادہ ہے۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ حلقہ وار حکام باربرداری ان سڑکوں کے لئے ایسے پرمٹ جاری نہ کر سکیں۔ جن کے متعلق وہ یہ دیکھیں کہ وہاں آمد و رفت بہت ہی زیادہ ہے۔

اندریں حالات مسافروں اور اسباب کی عام گاڑیوں کے خریداروں کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ روپیہ لگانے یا کسی قسم کی مالی ذمہ داری برداشت کرنے سے پہلے انہیں اسبات کی تصدیق کر لینی چاہیئے۔ کہ آیا اس کا کوئی امکان ہے۔ کہ انہیں پرمٹ مل جائیں گے۔

ان اشخاص کو جن کے پاس ایسی گاڑیاں ہوں جن کے متعلق کوئی پرمٹ نہ ہوں۔ یا جن کے لئے گاڑی کی قسم وار تقسیم میں تبدیلی کی وجہ سے نئے پرمٹ کی ضرورت ہو۔ جتنی جلدی ممکن ہو اور بہر حال ۱۵ مئی سے پہلے اس حلقہ کے حاکم باربرداری کو درخواست کرنی چاہیئے جہاں وہ رہتے ہوں یا جہاں زیادہ تر وہ اپنا کاروبار کرتے ہوں (یہ قاعدہ ان گاڑیوں پر عائد نہیں ہوتا جو عام موٹر گاڑیوں کے ان پرانے لائسنسوں کی تحت میں آتی ہیں۔ جن کے متعلق بذریعہ اعلانات یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ پرمٹ متصور ہوں گے)

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

کلرکوں کی ضرورت

رائل انڈین نیوی میں چار کلرکوں کی ضرورت ہے۔ جن کو کلکتہ۔ مدراس کراچی اور کوچین Barl Accountant officer کے ساتھ کام کرنا ہوگا انہیں بندرگاہوں پر بھیجنے سے پہلے Controller of Naval Accounts کی طرف سے ضروری ٹریننگ دی جائے گی۔ تنخواہ ۵۰/۰ ماہوار اور عارضی طریقہ پر ہے۔ امیدوار کافی تعلیم یافتہ ہوں۔ اور اکاؤنٹس کا علم رکھتے ہوں۔ خواہشمند احباب درخواستیں اخبار ٹائمز آف انڈیا مورخہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۴۰ء کا حوالہ دیکر مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد بھجوا دیں اور بھجوانے کے بعد نظارت ہذا کو بھی اطلاع دیں۔

Controller of Naval Accounts
Naval Head Quarters. Bombay

رائل انڈین نیوی میں ایک ایسے کارگیر کی ضرورت ہے۔ جو Lathe مشین پر کام کرنا جانتا ہو۔ تنخواہ ۱۲۰ سے ۱۵۰/۰ روپے ماہوار دیجائیگی۔ اور چار سال کے تجربہ کار کو ترجیح دی جائے گی۔ امیدوار اخبار ٹائمز آف انڈیا ۲۸ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء کا حوالہ دے کر درخواستیں جلد از جلد بھجوا کر نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

The officer Incharge. Mechanical
Training Establishment R.I. Navay Bombay

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ مئی۔ آج دارالعوام میں وزیراعظم نے جنگ ناروے کے متعلق تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اس لڑائی میں جرمنی کے ساٹھ ہزار آدمی ہلاک اور زخمی ہوئے اور بہت سے جہاز تباہ ہوئے ہیں۔ ناروے میں ہمیں سب سے بڑی مشکل یہ ہے۔ کہ دشمن کے ہوائی اڈے ناروے میں بہت زیادہ ہیں۔ اور اس وجہ سے وہاں اس کی فضائی حالت اچھی ہے۔ آپ نے کہا۔ اب جرمنی ہالینڈ یا بلجیم پر بھی حملہ کر سکتا ہے۔ یا یہ بھی ممکن ہے۔ کہ برطانیہ پر ہی شدید حملہ کر دے۔

ٹرانڈھیم اور اوسلو کے درمیان لڑائی کی حالت جرمن ہائی کمانڈ کے اعلان کے مطابق یہ ہے کہ برطانوی افواج نہایت سرعت کے ساتھ انڈلسانس اور اس کے نواحی علاقہ کو خالی کر رہی ہیں ڈومباس اور ادل برگ کے درمیان تمام ریلوے پر جرمنی کا قبضہ ہو چکا ہے اور بہت سا سامان رسد بھی ہاتھ لگا ہے انگریزی ذرائع سے بھی اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ برطانوی فوجیں مصلحتاً اس علاقہ سے ہٹ گئی ہیں۔

لنڈن ۳ مئی۔ ناروے کی لڑائی کے متعلق جو تازہ خبریں آئی ہیں۔ وہ مظہر ہیں۔ کہ ٹرانڈھیم کے شمال میں برطانوی افواج پورا زور لگا رہی ہیں۔ ناروی افواج بھی جرمنی کی پیش قدمی کامیابی سے روک رہی ہیں۔ اور جرمنوں سے ایک شہر چھیننے میں کامیاب ہو گئی ہیں ناروے کی حکومت نے جنیوا کی انٹرنیشنل ریڈ کراس سوسائٹی کو لکھا ہے کہ جرمنی نے ریڈ کراس کے جہازوں پر جن میں زخمی تھے۔ بدھ کے روز تیسری بار حملہ کیا۔ جس سے کئی ڈاکٹر اور نرسیں بھی ہلاک ہو گئیں

کلکتہ ۳ مئی۔ آج یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ڈنمارک کے ان جہازوں کے بیمہ کا انتظام ہو گیا ہے جو یا تو کسی غیر جانبدار ملک میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یا سمندر میں سفر کر رہے ہیں۔ بشرطیکہ وہ سیدھے برطانیہ یا فرانس

کی کسی بندرگاہ میں پہنچ جائیں۔ اور کہیں ٹھہریں نہیں۔

روم ۳ مئی۔ ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ناروے کا بادشاہ، ولی عہد اور حکومت کے بڑے بڑے ارکان سب ناروے سے بھاگ گئے ہیں۔ اور معلوم نہیں۔ کہاں پناہ گزین ہوئے ہیں

لاہور ۳ مئی۔ آج حکومت نے حکم دیدیا ہے کہ مختلف مساجد میں جو خاکسار ٹھہرے ہوئے ہیں۔ وہ تین دن کے اندر اندر اپنے آپ کو پولیس کے حوالہ کر دیں ورنہ اردگرد کی دکانوں اور مکانوں پر پولیس قبضہ کرے گی۔ اور سخت پہرہ لگا دیا جائے گا بحالیکہ جو لوگ ان خاکساروں کو کھانے کا سامان مہیا کریں گے انہیں بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔ بعض برقعہ پوش عورتیں مساجد میں کھانے پینے کی چیزیں لے کر آتی جاتی ہیں۔ ان کی گرفتاری کے لئے پولیس میں عورتیں بھرتی کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

دہلی ۳ مئی۔ ریلوے فنانس کمیٹی کا اجلاس اگلے ماہ شملہ میں ہوگا۔ جس میں ہندوستان میں بڑی بڑی ریلوے لائنوں پر چلنے والے ریلوے انجن بنانے کے سوال پر غور کیا جائے گا۔ اگر یہ تجویز طے ہو گئی۔ تو اس کے لئے اسمبلی کے آئندہ سیشن میں روپیہ کا مطالبہ کیا جائیگا۔ خیال ہے کہ یہ کارخانہ یا تو جمال پور میں جو ای آئی آر پر واقع ہے۔ کھولا جائے گا یا کنچرا پارا میں جو ایسٹ بنگال ریلوے پر واقع ہے۔

بمبئی ۳ مئی۔ سمندری بیمہ کا کام کرنے والوں نے بحیرہ روم تک سفر کے بیمہ کی شرح بڑھادی ہے نیز بلیک سی اور ریڈ سی کے لئے بھی بحیرہ روم کی شرح اتحادیوں کے لئے دو سے چار فیصدی اور غیر جانبدار ممالک کے لئے ۲½ سے چار کر دی

گئی ہے۔ یہ اضافہ بحیرہ روم میں لڑائی کے خطرہ کے پیش نظر ہوا ہے

لنڈن ۳ مئی۔ برطانیہ کی سمندری وزارت نے انگریزی بیڑے کی ہوائی طاقت کو ناروے میں کام کرنے کے متعلق مبارکباد دی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ اس فوج پر وزارت کو فخر ہے

لنڈن ۳ مئی۔ ٹرانڈھیم کے مشرق سے فوجوں کو واپس بلا لینے کے متعلق وزیر اعظم نے کل جو بیان دیا تھا۔ اس کے متعلق دوسرے ممالک کے پریس نے رائے زنی کی ہے۔ نیویارک ٹائمز نے لکھا ہے۔ کہ گو فوجوں کو واپس بلانے سے انگریزوں کی کامیابی رک گئی ہے۔ مگر وہ دشمن کے سامنے گردن جھکانے والے نہیں ہیں۔ اور نہ ان کے حوصلے کم ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ وہ آنے والے کام کے لئے پوری طرح تیار ہونگے۔ اور بہادری سے مقابلہ کریں گے۔ اٹلی کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ناروے کی لڑائی کا ہیجان ختم ہو گیا ہے۔ جس میں انگریزوں کو ناکامی ہوئی ہے فرانس کے اخبارات نے لکھا کہ ایسی ناکامی جیسی کامیابی سے نہ بدلا جائیگا۔ اب اتحادیوں کو چاہئے۔ کہ دشمن کو پہل کرنے کا موقعہ نہ دیں۔ گو فوجیں ہٹالی گئی ہیں۔ مگر جرمنی کو سویڈن کا لوہا پہنچنے کا رستہ تاحال بند ہے۔ اور بند رہے گا۔ اتحادیوں کے لئے سویڈن کا راستہ اب بھی کھلا ہے۔

ناروے کی لڑائی میں اتحادیوں کی کامیابی کا یقین دلانے والی کئی باتیں ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہلکے سامان کے ساتھ جو فوجیں وہاں گئی تھیں۔ انہوں نے بہادری سے لڑائی کی ہے۔ پھر جرمنی کے جھٹ حملہ اور جھٹ جیت کی امید خاک میں مل گئی ہے۔ جرمن بیڑے کا تیسرا حصہ برباد ہو چکا ہے۔ اور انگریزی بیڑا پہلے

سے بھی طاقتور ہے۔ شمالی ناروے ابھی تک انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ اور سویڈن کے لوہے سے ہٹلر اتنا ہی دور ہے۔ جتنا پہلے تھا۔ مغربی علاقہ پر قبضہ رکھنے کے لئے جرمنی کو بھاری قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ انگریزی بیڑہ اسے چین سے نہ بیٹھنے دے گا۔ انگریزی فوجوں کو ایسی صفائی سے پیچھے ہٹایا گیا ہے۔ کہ دشمن کو خبر تک نہ ہو سکی۔ اور ایک بھی سپاہی کا بال بیکا نہ ہوا۔ اگر ڈومباس کے نواحی علاقہ پر نگاہ ڈالی جائے۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ فوجوں کو پیچھے ہٹا لینا دانائی ہے۔ اس علاقہ میں زیادہ تر پہاڑ ہیں۔ جن پر جرمنی کا قبضہ ہے۔ اس لئے وہاں ٹھہرنا خطرہ سے خالی نہ تھا۔ اس وجہ سے انگریزی فوجیں مشرقی علاقہ میں چلی گئیں۔ جہاں انہوں نے پہلے سے مورچے بنا رکھے تھے اور اب وہ وہاں سے ڈومباس پر آسانی سے حملہ کر سکتی ہیں۔

لنڈن ۳ مئی۔ نارو کی پہلی لڑائی میں ایک انگریزی جہاز "ہنٹر" نام ڈوب گیا تھا۔ اور خیال تھا۔ کہ اس کے سب جہازی مر چکے ہیں۔ اب پتہ چلا ہے۔ کہ ۳۶۔ سویڈن کے مشرقی علاقہ میں زندہ موجود ہیں۔

لنڈن ۳ مئی۔ جب سے ہٹلر نے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی ہے۔ ہمیشہ یکم مئی کو تقریر کرتا رہا ہے۔ مگر اب کے نہیں کی۔ ۱۹۳۷ء میں جو تقریر کی اس میں کہا تھا۔ کہ آج پھر یہ جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی آسٹریا اور چیکوسلاویکیہ پر حملہ کر دے گا۔ میں سوچتا ہوں کہ یہ کون لوگ ہیں۔ جو امن قائم نہیں ہونے دیتے۔ اور خواہ مخواہ دوسروں کو بھڑکاتے رہتے ہیں مگر اس کے باوجود اس نے ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء کو آسٹریا اور ۱۵ مارچ ۱۹۳۹ء کو چیکوسلواکیہ پر قبضہ کر لیا۔ یکم مئی ۱۹۳۹ء کو تقریر میں اس نے کہا تھا کہ اب ہم کسی دوسرے سے نہیں لڑیں گے مگر پھر پولینڈ پر حملہ بول دیا۔

خبیب الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی